ڈاکٹر محمد امتیاز

مکتوبات: مشاہیرِ ادب بنام روشن نگینوی

تعارف:

روشن نگینوی کا اصل نام سید سلطان احمد زیدی اور تخلص روشن تھا۔۱۲ جولائی ۱۹۲۵ء کو گاؤں نگینہ ضلع بجنور (یو پی) کے خاندانِ سادات میں پیدا ہوئے۔ان کے والد کا نام سید سجاد تھا۔اپنے گاؤں نگینہ کی مناسبت سے اپنے نام کے ساتھ نگینوی لکھنے لگے اور یوں روشن نگینوی کے قلمی نام سے ادبی دنیا میں مشہور ہوئے۔اپنے گاؤں کے ہائی سکول (جارج ہندو پبلک سکول) سے سیکنڈ ڈویژن میں میٹرک پاس کیا۔گریجویشن تک تعلیم کی خواہش تھی مگر مالی حالت نے اس کی اجازت نہ دی۔بہر حال بی اے کرنے کی تمنا وقت گزرنے کے باوجود اُسی طرح دل کے کسی گوشے میں محفوظ رہی۔انتیس سال بعد ۱۹۷۰ء میں یکا یک ایک لہر آئی اور پشاور یونی ورسٹی سے بی اے اور بی اے آنرز کے امتحانات اعزازی نمبروں سے پاس کیے۔

میٹرک کے بعد روشن نگینوی نے بہ سلسلۂ ملازمت ۱۹۴۱ء میں نگینہ کو خیر باد کہا اور انڈین ائیر فورس میں شمولیت اختیار کی۔تب سے ۱۹۴۷ء تک شملہ اور دہلی کے شعر پرور اور ادب نواز ماحول میں شعری مدارج طے کیے۔تقسیمِ ہند کے بعد پاکستان ہجرت کی اور سنہ ۵۴ء تک راول پنڈی کو اپنا مسکن بنایا۔پاک فضائیہ میں ملازمت ملی تو بہ سلسلہ ملازمت کراچی چلے گئے۔وہاں سے ۱۹۵۷ء کے لگ بھگ پشاور تبادلہ ہوا۔پشاور میں فضائیہ کے ہیڈ کوارٹر میں جی ایس او کے عہدے پر مامور ہوئے۔پشاور ہی میں انھوں نے یونی ورسٹی آف پشاور سے بی اے اور بی اے آنرز کے امتحانات پاس کیے۔پشاور کی فضا ایسی پسند آئی کہ مرتے دم تک پشاور میں رہے۔۷/اگست ۱۹۸۹ء کو پی ٹی وی پشاور سنٹر میں مجلسِ مسالمہ کی ریکارڈنگ کے دوران انھوں نے اپنی جان، جہاں آفریں کے سپرد کی۔

شاعری کی ابتداء:

روشن نگینوی کو شاعری کا ملکہ قدرت کی طرف سے ملا تھا۔وہ قدرتی طور پر ایک شاعر پیدا ہوئے تھے۔اپنی شاعرانہ زندگی کے آغاز کے بارے میں خود لکھتے ہیں:

> ''میں اپنی زندگی کا وہ واقعہ کبھی فراموش نہیں کر سکتا جب پہلی دفعہ مجھے احساس ہوا کہ میں شاعر ہوں اور شعر بہت بڑی نعمت ہے۔میں پانچویں جماعت کا طالب علم تھا کہ میرے اردو کے ماسٹر جو خود بھی شاعر تھے۔کلاس میں مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے۔''سنا ہے تم شاعر ہو۔اچھا آج تمھارا امتحان لیا جاتا ہے اس مصرع پر گرہ لگاؤ۔
>
> ''کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنا کر دیا'' (حسرت موہانی)
>
> مصرع بلیک بورڈ پر لکھ دیا گیا۔مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ یہ مصرع کسی طرحی مشاعرہ کا تھا۔قدرے

تامل کے بعد میں نے ڈرتے ڈرتے عرض کیا۔

اُن کی نظروں سے تو کیا اپنی نظر سے گر گیا
''کیا کیا میں نے کہ اظہارِ تمنّا کر دیا''

شعر سنتے ہی مولوی صاحب کے منہ سے ایک لمبی ''واہ'' نکلی جو ایک برق بن کر دور تک میرے شعور کو جگمگاتی چلی گئی۔ معنی خیز نظروں سے ماسٹر صاحب مجھے دیکھتے رہے۔ یہ میری شاعرانہ زندگی کی پہلی داد تھی۔''

روشن نگینوی کی شعر گوئی کی باقاعدہ ابتداء ۱۹۴۳ء میں ہوئی۔ اسی دوران ہندوستان کے مشہور ادبی رسالوں میں ان کا کلام چھپنے لگا۔ ۴۳ء سے لے کر وفات (۷/ اگست ۱۹۸۹ء) تک پاک و ہند کا وہ کون سا موقر ادبی رسالہ اور اخبار نہ تھا جس میں ان کا کلام شائع نہ ہوتا تھا۔ اپنے عہد کے جن معروف ادبی رسالوں اور اخباروں میں ان کا کلام شائع ہوا، اُن میں: ساقی، نگار، پیام سحر، جامِ نو، اشجاع، ارباب قلم، سب رس، آہنگ (کراچی)۔ ہمایوں، بیسویں صدی، شاہکار، نیرنگ خیال، ادبِ لطیف، ادبی دنیا، اداکار، حور، پرواز، نورنگ، تخلیق، فنون، آج کل، ماہِ نو، تقاضے (لاہور) ارمان، کہکشاں، شعاعیں، قوم، عصمت، دین و دنیا، تبسم، کشتِ ادب (دہلی) افکار (بھوپال) الفاظ (علی گڑھ) منزل (لکھنؤ) پیام، سویرا (دکن) تعمیرِ نو (راول پنڈی) ہم لوگ (سرگودھا) طلوعِ سحر (راول پنڈی) نو بہار (پشاور) اور اخبارات میں: روزنامہ جنگ (راول پنڈی/ کراچی)، روزنامہ نوائے وقت (لاہور) روزنامہ مشرق (پشاور)، روزنامہ امن (کراچی) آزاد کشمیر (راول پنڈی) کے نام قابلِ ذکر ہیں۔

روشن نگینوی کو حلقہ اربابِ ذوق شاخ دہلی اور راول پنڈی میں شرکت کے مواقع میسر آتے رہے۔ پشاور آنے کے بعد ریڈیو پاکستان پشاور اور پاکستان ٹیلی وژن پشاور سے بھی وابستہ رہے۔ ریڈیو کے لیے غنائیے، گیت، افسانے، خاکے، فیچر، کتابوں پر تبصرے، اور ڈرامے لکھتے رہے۔ اس کے ساتھ ساتھ ریڈیو کے ہر مشاعرے میں شرکت کے دعوت نامے بھی ملتے رہے۔

پاکستان ٹیلی وژن پشاور کے ہر ادبی پروگرام اور مشاعرے میں شرکت کے علاوہ ٹیلی وژن کے لیے بہت سے نغمے اور گیت لکھے۔ انھوں نے پشتو دھنوں میں جو گیت لکھے اور جنھیں جاوید اختر نے گایا، انھیں اپنے وقت میں بہت شہرت ملی۔ مثلاً ان کے مشہورِ زمانہ گیتوں میں سے:

۱۔ ظالم نظروں سے تو نے مجھ کو مارا، مر جاؤں گا

۲۔ میرے چمن کے مالی آنا نہ ہاتھ خالی، نے بہت شہرت حاصل کی۔

روشن نگینوی کی شاعری کا سفر ۴۶ (۴۳ء تا ۱۹۸۹ء) سالوں پر محیط ہے۔ اس دوران انھوں نے غزل، نظم، حمد، نعت، سلام، قطعہ، رباعی، قومی و ملی نغمے، گیت، بلکہ یوں کہیے کہ شاعری کے جملہ اصناف میں شعر کہے اور خوب کہے۔ اس طویل شعری سفر میں اُن کے حسب ذیل نو (۹) شعری مجموعے وجود میں آئے۔

نگینے، نکہتیں، رگِ سنگ، آئینۂ گفتار، حرف فروزاں، شعلۂ زار، چراغ فردا، غیب و حضور، اور اوج پاکستان۔ لیکن شوئ قسمت دیکھیے کہ آخر الذکر مجموعہ ''اوجِ پاکستان'' کے علاوہ باقی سب مجموعے تا حال غیر مطبوعہ ہیں اور طباعت کا راستہ دیکھ رہے ہیں۔

روشن نگینوی کی قادرالکلامی میں شک نہیں۔ ان کی غزل ایمائیت، رمزاور حُسنِ بیان کی صفات اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔ تبھی تو اپنے عہد کے معروف ادبی رسالوں اور اخباروں میں چھپتے تھے اور ریڈیو ٹیلی وژن کے مشاعروں میں مدعو کیے جاتے تھے۔ اُن کے ہم عصر نامور شعرا اور ناقدین نے اُن کی ادبی وقعت کو کھلے دل سے تسلیم کیا ہے۔ یوسف ظفر ان کی غزلوں کے حوالے سے لکھتے ہیں:

''روشن نگینوی کے کلام میں اس کی پختگی مشق اور قادرالکلامی کا ہر شعر میں ثبوت موجود ہے۔ یوں کہیے کہ اس نے تمام زندہ روایات کو تابندگی بخشی ہے۔''

خاور قریشی ان غزلوں پر یوں تبصرہ کرتے ہیں:

''روشن کی غزلوں میں موضوع اور فن دونوں اعتبار سے جدید رجحانات کے نقوش جلوہ گر ہیں۔ اس کے ہاں ایک بسیط فضا کا احساس ملتا ہے۔ جو عشق و محبت کی واردات سے آگے بڑھ کر زندگی کے مسائل اور ان کے حل کرنے کی کوشش کا پتہ دیتا ہے۔ اس کے کلام میں غمِ دوراں کا مطالعہ بھی ہے اور غمِ جاناں کی خلش بھی۔ اس نے زندگی کا جزوی جائزہ بھی لیا ہے اور اس پر ایک مجموعی نظر بھی ڈالی ہے۔ اس کے احساسات میں شدت اور خلوص کارفرما ہے۔ اس کو کلام پر بے پناہ قدرت ہے اور وہ الفاظ سے کھیلتا ہوا، استعاروں اور تشبیہوں کے دریا بہا دیتا ہے......روشن کے کلام میں زندگی ہے اور یہی اس کے زندہ رہنے کی ضمانت ہے۔''

سید اقتدار علی مظہر کا روشن نگینوی کی شاعری کے بارے میں کہنا ہے:

''روشن نے بیدار ضمیر، چشمِ حقیقت نگر، تڑپتا ہوا دل اور ذوقِ سلیم پایا ہے۔ اس کا لہجہ و بیان انتہائی سادہ، صاف اور شستہ ہے۔ کلام میں برجستہ پن، طبع حلیم اور نفس شریف کے ساتھ روشن انتہائی جرأت مندی سے عشقِ مجازی کی حقیقی مصوری کرتا ہے۔ اُسے رسمی موضوعات سے چڑ ہے۔ وہ دماغی کاوشوں سے ادب برائے زندگی پیدا کرتا ہے۔ وہ ادب برائے ادب کا صرف اس حد تک قائل ہے کہ اپنی تخلیقات میں فنی پہلوؤں کو نظر انداز نہ کیا جائے اور ایسے خیالات نظم بند نہ کیے جائیں جو پڑھنے والوں کو خیالی دنیا میں پہنچا کر محض ذہنی لذت اور بے مقصد لطف اندوزی کی ترغیب دیں۔''

ناقدین کی آراء کے بعد روشن نگینوی کی غزلوں کے چند اشعار ملاحظہ کیجیے۔ جن سے ان کی شاعرانہ عظمت خود عیاں ہو جائے گی۔

اُس وقت دوستی کے معنیٰ سمجھ میں آئے
دامن بچا کے مجھ سے جب میرے یار گزرے
روشن اگر دلوں میں کچھ فاصلہ نہیں ہے
میرے حسین شکوے کیوں ناگوار گزرے

کفر و اسلام میں کچھ فرق نہیں ہے روشن
لب پہ ہے نامِ خدا دل میں صنم رکھا ہے

دام پھیلائے ہوئے حرص و ہوا ہیں کتنے
ایک بندہ ہے مگر اُس کے خدا ہیں کتنے
اے ثنا خوانِ بہاراں تجھے معلوم بھی ہے
چاکِ دل، چاکِ جگر، چاکِ قبا ہیں کتنے
چاند سے دور ستاروں میں تب و تاب تو ہے
وہ جو نزدیک ہیں محرومِ ضیا ہیں کتنے

ہے بقدرِ ظرف ہر شے محترم اپنی جگہ
جامِ گل اپنی جگہ اور جامِ جم اپنی جگہ
بے بصر ہے دیکھنے والوں کی چشمِ امتیاز
ورنہ قطرہ بھی نہیں دریا سے کم اپنی جگہ
شمع بھی جلتی رہی پروانے بھی جلتے رہے
عشق میں دونوں رہے ثابت قدم اپنی جگہ

روشن نگینوی اپنے عہد کے معروف وممتاز شاعر تھے۔ کثیر حلقۂ احباب سے ان کے گہرے مراسم تھے جن سے وقتاً فوقتاً خط وکتابت رہتی تھی۔ راقم کو ان کی فائلوں سے جن ادیبوں کے خطوط ملے۔ ان میں پنڈت برجوہن کیفی دتاتریہ، رضا وحشت علی، غلام حیدر خان، نازش حیدر دہلوی، ڈاکٹر جمیل جالبی، پروفیسر بزم انصاری کا ایک ایک خط جبکہ جگن ناتھ آزاد، سید حسن امام، سیدہ اختر، یوسف ظفر، ڈاکٹر خورشید خاور امروہوی کے دو دو خط شامل ہیں۔ اس کے علاوہ روشن نگینوی کے دو مکتوب ایک بنام سیدہ اختر اور ایک بنام یوسف ظفر بھی ملے۔ جو متعلقہ افراد کو ارسال کرتے وقت ان کی ایک نقل اپنے پاس رکھ لی تھی۔ لہٰذا یہ دو مکتوب بھی موقعے کی مناسبت سے شامل کر دیے گئے ہیں۔

ذیل میں ان خطوط کا متن مع حواشی پیشِ خدمت ہے۔ حواشی میں پوری کوشش کی ہے کہ خط سے متعلق ہر حاشیہ متن کی تفہیم میں معاون ثابت ہو۔ جن افراد کے نام خطوط میں آئے ہیں اُن کا تعارف جامع انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ البتہ تلاش بسیار کے باوجود راقم کو خاور قریشی، کنور مہندر سنگھ بیدی، سبطین صادق نقوی، ثناء الحسنین نقوی، سیدہ اختر حیدر آبادی، عارف سنبھلی مقتول، حبیب امروہوی، انور بجنوری کے مفصل حالات وکوائف نہ مل سکے، جس کے لیے معذرت خواہ ہے۔ متن میں قوسین کبیرہ [ ] میں جو وضاحت ہے وہ راقم کی ہے۔

پنڈت برجموہن کیفی دتاتریہ

(۱)

۱۶/اپریل ۱۹۵۲ء

۷اعلی پور روڈ، دہلی

جناب ''بزمِ فدایانِ ادب'' راولپنڈی، کا مطبوعہ فیصلہ پہنچا۔ شکریہ۔ مکرر پڑھنے کے بعد بھی مطلب سمجھنے سے قاصر رہا۔ اِتنا معلوم ہوا کہ مرزا غالب کی یاد میں ایک منظوم گلدستہ ۱ مرتب کرنا منظور ہے۔ لکھا ہے'' پاکستان اور بھارت کے مشہور اُدبا نے اِس ضمن میں پورے پورے تعاون کا وعدہ کیا ہے'' آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ اِس مجموعے کو شائع کرانے کے بعد ابتدائی انتظامات مکمل ہو چکے ہیں۔ یہ بھی پایا جاتا ہے کہ مجموعہ زیرِ ترتیب ہے، چونکہ ایسا ہی آپ نے لکھا ہے، اور کچھ اُدبا کی منظومات بھی وصول ہو چکی ہیں۔ جب آپ یہ سب کچھ کر چکے یہاں تک کہ مجموعے کی ترتیب بھی شروع ہو گئی تب آپ نے مجھے اس مجموعے میں لکھنے کی دعوت بھیجی۔ میں حیران ہوں کہ اسے کیا سمجھوں۔ غالباً کسی کے کہنے سننے سے فدایانِ ادب کے فیصلے کی ایک مطبوعہ کی نقل مجھے بھی ارسال فرما دی۔ اور سمجھے کہ ایک بوڑھے کی عزت افزائی ہو گئی، جب آپ گلدستے کی ترتیب شروع کر چکے ہیں تو مجھے لکھنے سے فائدہ؟

کیفی ۲

[پنڈت برجموہن کیفی دتاتریہ]

جگن ناتھ آزاد

(۲)

پبلکیشنز ڈویژن

اولڈ سیکرٹریٹ، دہلی

۱۰/اپریل ۵۲ء

محترمی تسلیم

گرامی نامہ ملا، تعمیل ارشاد کر رہا ہوں۔ ۳ ۲۰، کو لاہور آ رہا ہوں۔ شاید راولپنڈی کی طرف بھی آ نکلوں۔ تمام احباب سے ملاقات ہو جائے گی۔

اُمید کہ آپ بہ خیریت ہوں گے۔ والسّلام

نیاز مند

آزاد ۴ [جگن ناتھ آزاد]

(۳)

۲۳/مئی ۵۲ء

مکرمی و محترمی تسلیم

گرامی نامے کے ایک حصے کی تعمیل کر چکا ہوں۔ دوسرے حصے کی اب کر رہا ہوں ۵۔ تاخیر کے لیے معافی چاہتا

ہوں۔ نظموں کی رسید آپ نے نہیں دی۔ غالباً مل چکی ہوں گی۔
راولپنڈی کے ذرے ذرے سے میرا سلام کہیے۔

نیاز مند

آزاد

رضا علی وحشت

(۴)

20/ L, Azim pura Colony

P. O. Ramna

DACCA, East Pakistan

۱۲/اپریل ۵۲ء

مکرمی سلام مسنون

حوالہ نمبر ادب/غالب/۸۹
ایک نظم غالب پر ملفوف ہے اور حسب ارشاد ایک فوٹو بھی روانہ کرتا ہوں۔ والسلام

نیاز کیش

رضا علی وحشت [کلکتوی] ۷

سید حسن امام

(۵)

باسمہٖ سبحانہٗ

قدر افزائے بندہ۔ سلام مسنون!

آپ کا کرم نامہ بحوالہ نمبر ''ادب/غالب/۹۶ مورخہ ۱۱، اپریل کا شکریہ!

مجھے افسوس ہے کہ سوائے ایک قطعبند [قطعہ بند] تعارفی کے میرے ہفوات [کذا] میں حضرت غالب کا نام تک کہیں نہیں آیا اس۔لیے کچھ بھی نذر کرنے سے معذور ہوں۔ البتہ فارسی کلام کو مقبول بنانے کے خیال سے ایک سلسلہ مقالات بعنوان ''غالب کا اصلی ذوق'' ماہنامہ ندیم گیا و ادیب دہلی ۸ میں شائع شدہ ہے۔ جس کے مابقیہ اجزا غیر مطبوعہ ہیں۔ وہ اگر بکار آمد ہوں تو لکھیے گا۔

ننگ نام

(سید حسن امام غفرلہٗ) ۹

از نمبر ۷ وکٹوریہ منشنز۔ وکٹوریہ روڈ، کراچی، مورخہ ۱۹، رجب المرجب ۱۳۷۱ھ سہ شنبہ ۱۵، اپریل ۱۹۵۲ء

(۶)

باسمہٖ سبحانہ

مکرمی۔ سلام مسنون۔ کم محصول پر دانستہ ابلاغ عریضہ مسودہ ''غالب کا اصلی ذوق'' ونظم برجستہ کی رسید اب تک نہیں ملی حالانکہ ۲۳، اپریل کو حوالہ ڈاک کیا گیا تھا اس لیے اب افسوس ہو رہا ہے بذریعہ رجسٹری کیوں نہیں روانہ کیا۔ عریضہ ہذا محض بدریافت رسید حاضر خدمت کر رہا ہوں۔ ترصد کہ بواپسی ڈاک کرم فرمائیں۔ علامہ سیماب مرحوم ۱۰ کے صاحبزادگان ماہنامہ پرچم ۱۱ کا ''شعرائے پاکستان'' نمبر شائع کر رہے ہیں۔ کتابت اب اتمام کے قریب ہے۔ معلوم نہیں آپ نے اپنے حالات اور کلام وتصویر بھیجی ہے یا نہیں۔ پتہ ان کا یہ ہے: مظہر حسین صدیقی۔ مدیر ماہنامہ پرچم۔ حسن علی آفندی روڈ۔ کراچی۔

ننگ نام

(سید حسن امام غفرلہٗ)

از نمبر ۷ وکٹوریہ منشنز۔ وکٹوریہ روڈ، کراچی، مورخہ ۱۹، الاشعبان المعظم ۱۳۷۱ھ سہ شنبہ ۶ مئی ۱۹۵۲ء

غلام حیدر خان

(۷)

مری۔ وملان [کذا]۔ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۵۲ء

مکرم بندہ۔ السلام علیکم

آپ کا کارڈ مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۵۲ء جو آپ نے برادر معظم مولانا ظفر علی خاں صاحب ۱۲ کے نام ارسال فرمایا ہے۔ موصول ہوا۔ گذارش ہے کہ اس سے قبل جن دو خطوں کی ترسیل کا آپ نے حوالہ دیا ہے۔ وہ مجھے نہیں ملے ورنہ میں ضرور ان کا جواب دینا اپنا فرض سمجھتا۔ آپ کو شاید اس امر کا علم نہیں کہ بھائی صاحب بوجہ جسمانی کمزوری اور ضعف بصارت لکھنے پڑھنے سے عاری ہیں۔ ان کے خطوں کا جواب دینے اور انھیں دفتر سے آتے ہوئے اخبارات سنانے اور ان [کذا] کے آرام کا خیال رکھنے کی خدمت میں اپنی سعادت سمجھتا ہوں، خداوند کریم ان کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔

مجھے افسوس ہے کہ اس حاجت میں میں آپ کے ارشاد کی تعمیل سے قاصر ہوں۔ آپ ان کے مطبوعہ کلام میں سے جو نظم آپ کے مجموعہ کے لیے موزوں ہو، وہ آپ چھاپ سکتے ہیں۔

نیاز کیش

غلام حیدر خان ۱۳

سیدہ اختر حیدر آبادی

(۸)

اختر مال، بنگلور

۶ رجون ۱۹۵۲ء

محترمی! تسلیم

گرامی نامہ تحریر کردہ ۲۸، ماہِ اپریل ۱۹۵۲ء موصول ہوا۔ آپ کہینگے [کہیں گے] کہ تقریباً ایک ماہ بعد جواب کیوں

دیا جارہا ہے؟ برادرِ محترم! تاخیرِ جواب کا باعث میری شب و روز کی خدماتِ ملّی و ملکی ہیں جن کی اہمیت کے پیشِ نظر دوسرے فرائض کی ادائیگی میں دیر لگتی ہے۔ یہ خبر سُن کر مسرّت ہوئی کہ آپ حضرت غالبؔ کی یاد میں ایک گلدستہ مرتب کررہے ہیں جن میں ہندوپاک کے ممتاز شعرا و شاعرات شامل ہورہے ہیں۔

بتایئے میں حضرت غالبؔ کی یاد میں کیا لکھوں۔ میرے نزدیک بہتر یہی ہے کہ غالبؔ ہی کی کسی مشہور و مقبول غزل پر تضمین کر دیجائے [دی جائے]۔ چنانچہ میں نے غالبؔ کی مشہور و مقبول غزل (عشق سے طبیعت نے زیست کا مزا پایا) پر فی البدیہہ تضمین لکھ ڈالی جو ارسالِ خدمت ہے۔ ملاحظہ ہو! اور تازہ ترین تصویر بھی۔

خادمۂ شعر و ادب

سیدہ اختر [حیدر آبادی] ۱۴

روشن نگینوی کا خط بنام سیدہ اختر حیدر آبادی

(۹)

روشن نگینوی ۱۵

347/A۔ روشنکدہ

موہن پورہ۔ راولپنڈی

۱۲ر جون ۵۲ء

محترمہ سلام مسنون

مزاج گرامی؟

آپ کا عنایت نامہ مورخہ ۶ جون ۵۲ء مع تصویر و نظم موصول ہوا۔ اس کرمفرمائی [کرم فرمائی] کے لیے میں بیحد [بے حد] ممنون ہوں۔ آپ کی طویل خاموشی سے میں اس نتیجہ پر پہنچ چکا تھا کہ آپ کو میرے خطوط غلط پتہ کی بنا پر موصول نہیں ہورہے ہیں لیکن آپ کے گرامی نامہ سے میرے تمام شکوک کی تلافی ہوگئی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ آپ کی مرسلہ نظم (تضمین بر غزل غالبؔ) بہت عمدہ اور کامیاب کوشش ہے مگر زیرِ ترتیب مجموعۂ کلام ''گنجینۂ معنی'' میں صرف وہ نظمیں شامل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جن میں میرزا غالبؔ کی شاعرانہ عظمت' انفرادیت' ندرتِ خیال' جدتِ طبع' اندازِ بیان اور اسی قسم کی دوسری خصوصیات پر منظوم روشنی ڈالی گئی ہو۔ ۱۶

مجھے امید ہے کہ آپ اپنی مصروفیات کے باوجود تھوڑا سا وقت نکال کر اولین فرصت میں ارسال فرمائیںگی [فرمائیں گی]۔ کراچی سے ایک ماہ نامہ ''جامِ نو'' ۱۷ کا اجرا ہوا ہے۔ جس کے اڈیٹر مظہر خیری صاحب ۱۸ میرے عزیز دوست ہیں انھوں نے حصۂ نظم میرے سپرد کر دیا ہے اگر آپ مناسب سمجھیں تو وقتاً فوقتاً اس پرچہ کو نوازتی رہا کریں۔ فی الحال مجھے اجازت دیجیے کہ آپ کی مرسلہ تضمین ''جامِ نو'' کے عید نمبر میں شامل کر دی جائے۔ میرے لائق کوئی خدمت

اخلاص کیش

روشن نگینوی

نوٹ: سالنامہ ''جامِ نو'' کی ایک کاپی بھیج رہا ہوں جس سے آپ کو اس کے معیار کا اندازہ ہوسکیگا۔ [سکے گا]

(۱۰)

قصرالاختر، بنگلور

۹/جولائی ۱۹۵۲ء

محترمی جناب روشن! سلام ورحمت

گرامی نامہ تحریر کردہ ۱۲/ جون ۵۲ء موصول ہوا۔شکریہ!

چند در چند قومی وملکی خدمات کی ادائیگی تاخیر جواب کا باعث ہوئی۔آپ نے میری تضمین ''جامِ نو'' کی دیدی۔خوب کیا۔ لیجیے آپ کی حسبِ فرمائش غالبؔ پر منظوم اظہارِ خیال حاضر ہے۔اگر فرصت ملی تو شاید غالبؔ پر سیر حاصل منظوم تبصرہ کرتی۔بہر کیف بعجلت فکر جو کچہ [کچھ] ممکن ہوسکا۔لکھ دیا ہے۔

دل رکھ دیا ہے سامنے لا کر خلوص سے!

آگے اب اِس کے کام کسی کی نظر کا ہے!

''جامِ نو'' موصول ہوا۔انشاء اللہ بشرطِ فرصت ''جامِ نو'' کو تازہ بہ تازہ مضامین نظم ونثر ارسال کرتی رہوں گی۔

امید کہ آپ حسبِ دستور ہونگے۔کارہائے لاحقہ سے گاہے گاہے یاد فرماتے رہیے۔

خیراندیش

خادمۂ شعروادب

سیدہ اختر

نازش حیدری دہلوی

(۱۱)

دفتر روزنامہ جنگ۔پرس روڈ کراچی

23.6.52

محترمی حضرت روشن نگینوی زادعنایتکہ

والا نامہ بحوالہ ادب/غالبؔ/۱۱۰ مورخہ ۲۱،مئی ۵۲ء کاشفِ حالات ہوا۔آپ نے یاد فرمایا اس کا ہزارہا شکریہ۔ فخرِ روزگار حضرت میرزا غالبؔ کے حضور نذرِ عقیدت پیش کرنے میں مَیں نے کوتاہی نہیں کی نظم تازہ ارسالِ خدمت ہے امید کہ ''گلدستہ'' میں جگہ پائیگی [پائے گی]۔اگرچہ اس باب میں خاصی تاخیر ہوگئی ہے لیکن یہ کام ایسا ہے کہ اب تک گنجائش نکل سکتی ہے اس لیے امید ہے کہ یہ تاخیر بارِ خاطر نہ گذریگی [گزرے گی] نظم کے ساتھ تازہ فوٹو روانہ کررہا ہوں۔

کارِ لائقہ سے یاد فرماتے رہا کریں۔

نیازکیش

نازش حیدری [دہلوی] ۱۹

نائب مدیر روزنامہ جنگ کراچی

23/6/52

(عیدمبارک)

یوسف ظفرؔ

(۱۲)

محکمۂ تعلقات عامّہ
وزارت امور کشمیر
حکومت پاکستان
Ac-6(11)55-410
''سولجرز ھوم''۔راولپنڈی
مورخہ ۲۴ جنوری

مکرمی روشن صاحب سلام مسنون!

ہفت روزہ آزاد کشمیر کے لیے ارسال کردہ، نظم ''مایوس نہیں ہم'' ۲۰ کے لیے ادارہ تہہ دل سے آپ کا ممنون ہے۔اس سلسلہ میں دس روپے کی حقیر رقم ارسال خدمت ہے۔امید ہے کہ آپ اسے قبول فرمائیں گے اور آئندہ بھی ادارہ کے ساتھ تعاون فرما کر ہمیں شکریہ کا موقعہ دیں گے۔والسّلام

نیاز مند
یوسف ظفرؔ ۲۱
ایڈیٹر ''آزاد کشمیر''

جناب روشن نگینوی صاحب
معرفت ''بیسویں صدی'' ۲۲ کراچی

Encl: One chaque No: 482069 dt: 24.1.55 for Rs. 10/=

(۱۳)

محکمۂ تعلقات عامّہ
وزارت امور کشمیر
حکومت پاکستان
Ac-6(11)55-1642
''سولجرز ھوم''۔راولپنڈی

مکرمی روشن صاحب سلام مسنون!

ہفت روزہ آزاد کشمیر کے لیے ارسال کردہ، غزل/نظم/مضمون/افسانہ بعنوان .... کے لیے ادارہ تہہ دل سے آپ کا ممنون ہے۔اس سلسلہ میں دس روپے کی حقیر رقم ارسال خدمت ہے۔امید ہے کہ آپ اسے قبول فرمائیں گے اور آئندہ بھی ادارہ کے ساتھ تعاون فرما کر ہمیں شکریہ کا موقعہ دیں گے۔والسّلام

نیاز مند
یوسف ظفرؔ
ایڈیٹر ''آزاد کشمیر''

جناب روشن نگینوی صاحب
معرفت ''بیسویں صدی'' کراچی
Encl: One chaque No:057811 dt: 15.4.55 for Rs. 10/=
[پس نوشت] روشن نگینوی صاحب کے پتہ پر یہ چک ادا کر دیا جائے۔ چونکہ اس لفافے پر Personal نہیں لکھا تھا اس لیے خط لکھ دیا گیا اور وصول کیا گیا۔ 22/4 [دستخط]۲۳

(۱۴)

Roshan Naginvi
F.33/2 Federal Areal
Karachi-19
26/4/55

محبی یوسف ظفر صاحب سلام مسنون۲۴
امید ہے آپ مع الخیر ہونگے۔
میں گذشتہ تین ماہ سے اپنے خط کے جواب کا مُنتظر تھا (جس کے ساتھ آپ کا ارسال کردہ چیک نمبر 482060 dt: 24.1.55 ، برائے دس روپیہ واپس کیا تھا) کہ آج ایک اور چیک نمبر 057811 dt: 15.4. 55 اپنی غزل کے معاوضہ کے سلسلہ میں ملا۔ چونکہ یہ بھی دس روپیہ کا چیک ہے لہٰذا پہلے چیک نمبر 482060 dt: 24.1.55 کی طرح اسے بھی واپس کرر ہا ہوں۔ جیسا کہ میں اپنے پچھلے خط میں تفصیل سے عرض کر چکا ہوں دس روپیہ کی رقم مجھے قابل قبول نہیں۔ مجھے ہمیشہ آزاد کشمیر کی طرف سے 15 روپیہ فی نظم/غزل معاوضہ ملتا رہا ہے اور اس میں کسی قسم کی کمی بغیر کسی خاص وجہ کے مجھے منظور نہیں۔
مجھے آپ سے ایک دیرینہ دوست کی حیثیت سے دو شکایتیں بھی ہیں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ انھیں دور کرنے کی کوشش فرمائیں گے:۔
i) آپ نے آزاد کشمیر کی ادارت سنبھالنے پر میرا معاوضہ پندرہ روپیہ سے کم کر کے دس روپیہ کر دیا۔ اور میں نے جو مبارکباد کا خط اس نئے عہدے کے سنبھالنے پر لکھا تھا آپ نے اُس کا جواب نہیں دیا۔ چلیے یہ تو Private خط تھا آپ نے میرے خط مورخہ ۲۶ جنوری ۵۵ء (جس کے ساتھ چیک نمبر 482060 24.1.55 dt واپس کیا گیا تھا) کا بھی آفس کی طرف سے جواب نہیں دیا۔
ii) آزاد کشمیر کا پرچہ جو میرے نام دفتر کے پتہ پر آتا تھا گذشتہ چار ماہ سے نہیں بھیجا [بھیجا] جارہا ہے۔
میں نے رسالہ بیسویں صدی سے قطع تعلق کر لیا ہے لہٰذا آئندہ خط و کتابت کے لیے آپ دفتر میں میرا نیا پتہ جو اس خط کی پشت پر تحریر ہے نوٹ کرادیں۔

میرے لائق کوئی اور خدمت

والسلام
روشن نگینوی

ڈاکٹر جمیل جالبی

(۱۵)

شیخ الجامعہ   کراچی یونیورسٹی، کراچی

مورخہ ۸/اکتوبر ۱۹۸۳ء

محب گرامی قدر، سلام مسنون

آپ کا گرامی نامہ موصول ہوا۔ جس کے لیے انتہائی شکر گزار ہوں۔ آپ نے جس گہری محبت اور دلی خلوص کے ساتھ مجھے مبارکباد ۲۵؎ دی ہے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اپنے دلی جذبات کا اظہار کرسکوں۔ دعا فرمائیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے یونیورسٹی کے تعلیمی معیار اور علمی ماحول میں غیر معمولی اضافہ کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔

امید ہے آپ بخیر و عافیت ہوں گے۔   احقر

ڈاکٹر جمیل جالبی ۲۶؎

بخدمت گرامی

جناب روشن نگینوی صاحب

ڈپٹی ڈائریکٹر آف ریگولیشنز

پی اے ایف۔ آفیسرز فلیٹس بلاک نمبر ''ڈی''، ڈی۔۴

اسٹیڈیم روڈ، پشاور کینٹ

پروفیسر بزم انصاری

(۱۶)

پروفیسر بزم انصاری ۲۷؎

پاک اورینٹل کالج

ناظم آباد نمبر ۴، کراچی

۳۰/نومبر ۸۳ء

ہمدمِ دیرینہ روشن صاحب   تسلیمات!

بھئی یقین کیجیے آپ کی تحریر کو آنکھیں ترس گئی تھیں۔ یاد آوری اور مبارکباد کا شکریہ۔ میں نے کراچی میں مقیم ایر ہیڈ کوارٹرز کے سابقہ رفیقوں کو یکجا کرنے کے لیے کئی اجتماع کیے ہیں دو مرتبہ ڈنر پر مینے [میں نے] بلایا دو مرتبہ ایم آئی حق صاحب نے میزبانی کی اور ایکمرتبہ [ایک مرتبہ] صاحبزادہ یٰسین خان نے، بعد مدت لوگ مل بیٹھے اور پرانی یادوں کو تازہ کیا خاور قریشی صاحب ۲۸؎ سے اکثر آپ کے بارے میں پوچھتا رہتا ہوں جب بھی کراچی آئیں مجہے [مجھے] ضرور ملیں۔ سادات امروہہ کا مشاعرہ جو ۲، جون کو ہوا تھا وہ ایک کمیونٹی کا مشاعرہ تھا جس کے لیے آپ ان کی شرائط پر پورے نہیں اتر سکتے تھے۔ بہرحال یار زندہ صحبت باقی، اگر حالات سازگار رہے تو انشاء اللہ اپریل ۸۴ء میں کنور مہندر سنگھ بیدی صاحب کی کتاب ''یادوں کا جشن'' (جسے

پاک اورینٹل پبلیکیشنز پاک اورینٹل کالج نے شائع کیا ہے) کا اجراء کراچی میں کرانے کا ارادہ ہے[کذا] جس میں ہندوستان کے شعراء و دانشور بھی شرکت کریں گے۔ آپ کو زحمت دوں گا۔ یہ آپ کا اپنا مشاعرہ ہوگا۔ ہر چند کہ اپریل ہی میں ساداتِ امروھہ والے بھی پروگرام بنا رہے ہیں اور اس کے صدر سبطین صادق نقوی ۲۹ اور نائب صدر ثناء الحسنین نقوی دونوں میرے بچپن کے کلاس فیلو ہیں لیکن بہر حال انجمن سادات کی ہے اس لیے سادات والوں ہی کو نوازا جائے گا۔

ایک عدد نسخہ '' آبجو'' ارسال کر رہا ہوں اور دو عدد برائے تبصرہ ریڈیو پاکستان پشاور ۳۰ کے لیے بھی آپ ہی کی معرفت روانہ کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ مع متعلقین بعافیت ہوں گے۔ مشتاق دید

بزم انصاری

پروفیسر ڈاکٹر خورشید خاور امروہوی

(۱۷)

تاریخ ۲۲، ستمبر ۱۹۸۷ء

عزیزم میاں روشن نگینوی

السلام علیکم۔ ایک زمانہ ہوا جب آپ کراچی میں تھے تو عارف سنبھلی مقتول، مرحوم نے آپ سے متعارف کرایا پھر کبھی آپ سے ملاقات نہیں ہوئی لیکن آپ کا وہ پہلا ایمپریشن ہی آخری ایمپریشن بن گیا۔ اس کا ثبوت میری زیر طباعت کتاب عفت تغزل سے ملے گا کہ میں نے آپ کو اب تک کس طرح یاد رکھا ہے۔

میں نے اپنے دوست حبیب امروہوی (راولپنڈی) سے آپ کی بابت دریافت کیا تو انھوں نے اپنے تعلقات کا تو ذکر کیا اور یہ بھی بتایا کہ پشاور ہی میں ہیں مگر ترسیلی پتا نہ بتا سکے۔ اب جب کہ مجھے پتا ملا تو نہ صرف یہ خط لکھہ [لکھ] رہا ہوں بلکہ اپنا پہلا مجموعۂ غزلیات بھی بھیج رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ اپنی مصروفیات سے نہ صرف آگاہ کریں گے بلکہ سلسلۂ خط و کتابت بھی جاری رکھیں گے۔ یار زندہ صحبت باقی۔ آپ کا اپنا

خاور امروہوی

ترسیلی پتا:۔ پروفیسر ڈاکٹر خورشید خاور امروہوی

بیت الفیاض

اے۔۳۰۸ بلاک این شمالی ناظم آباد کراچی

پروفیسر ڈاکٹر خورشید خاور امروہوی

(۱۸)

بسم اللہ تعالےٰ

عزیزم روشن نگینوی صاحب

سلام مسنون۔ آپ کا خط ملا۔ جی خوش ہوا۔ خط سے بقول غالب آدھی ملاقات ہو جاتی ہے۔

میں نے آپ کا پتا اہل قلم کی ڈائریکٹری سے نقل کیا تھا اور جیسا کہ شاید میں نے لکھا تھا کہ حبیب امروہوی نے

آپ سے شناسائی کا ذکر کیا تھا مگر پتا نہ بتا سکے تھے اور مجھے طلب صادق تھی جو بالآخر بار آور ہوئی۔ یہ عجیب بات ہوئی کہ

کند ہم جنس باہم جنس پرواز کبوتر با کبوتر باز با باز

مجھے نہیں معلوم تھا کہ اب آپ بھی میرے ہم پیشہ ہو گئے ہیں۔ بہرحال ریٹائرمنٹ کے بعد یہ سلسلہ کرلیا بہت خوب کیا۔ مگر ابھی سے ریٹائرمنٹ؟ ہاں آپ کی ولادت ۱۵ جولائی ۱۹۲۷ء کی ہے۔ گو میری تاریخ ولادت ۱۶ دسمبر ۱۹۲۳ء ہے مگر سرٹیفکیٹ کی تاریخ ولادت ۱۶ دسمبر ۱۹۲۸ء ہے۔ اس لیے آئندہ سال میں بھی ریٹائر ہو جاؤں گا انشاءاللہ تعالےٰ۔ گویا آپ مجھ سے ۳ سال ۶ ماہ اور ۲۹ دن چھوٹے ہیں۔

عارفؔ بیچارا بھولی بسری بات ہو گیا۔ نازش حیدری ؔ[۱۳] بھی مرحوم ہو گئے ''کل من علیھا فان''

سو جائیں گے اک روز زمیں اوڑھ کے ہم بھی (احسان دانش)

میں پہلی مرتبہ ۱۹۸۲ء میں اہل قلم کی کانفرنس میں شریک ہوا تھا اس کے بعد امسال پھر بلایا گیا۔ افسوس کہ وہاں آپ سے ملاقات نہ ہو سکی میں شالیمار ہوٹل میں ٹھہرایا گیا تھا۔ آپ کو اور انورؔ بجنوری صاحب کو آنکھیں تلاش کرتی رہیں مگر وہاں کسی سے ملاقات نہیں ہوئی۔

آپ نے میرے مجموعۂ کلام ''ترسیل مسرت'' کی وصولیابی کا ذکر کیا ہے اگر موقع ملے تو اسے پڑھ کر اپنے خیالات کا اظہار کریں میری خامیوں کی نشاندھی کریں تا کہ صحیح شعر کہنا آجائے اور اگر کوئی شعر آپ کے نزدیک بہتر ہو تو اس کا بھی ذکر کریں تا کہ آپ کی رائے بھی سند بن سکے۔ ہو سکے تو میرے لیے کچھ وقت نکال کر اس مجموعے اور مجھ سے متعلق خیالات جلد ارسال کر دیں تا کہ گذشتہ سال کا مرتبہ اور امسال کا چھپا ہوا مجموعہ آپ کو بھیجوں جس کا انتساب بھی نرالا اور دیباچہ بھی انوکھا ہے اور جس میں نثر کا ذکر نہیں۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام واشتیاق ملاقات۔ اور ہاں جب بھی کراچی آنا ہو تو اپنے بھائی کے عسرت کدے پر ہی قیام کے ارادے سے آنا اور مجھے پہلے سے اطلاع دے دینا۔

آپ کا اپنا بھائی

خاورؔ امروہوی

۵، نومبر ۱۹۸۷ء ۱۲ ربیع الاول ۱۴۰۸ھ

ترسیلی پتا:۔ پروفیسر ڈاکٹر خورشید خاورؔ امروہوی

بیت الفیاض

اے۔ ۳۰۸ بلاک این شمالی ناظم آباد کراچی، فون نمبر ۶۲۷۶۳۰

حواشی:

[۱] ''بزم فدایان ادب'' راول پنڈی، روشن کدہ موہن پورہ، راولپنڈی نے اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ غالبؔ کی یاد میں ایک منظوم گلدستہ ''گنجینۂ معنی'' ترتیب دیا جائے۔ روشنؔ نگینوی اس بزم کے سیکرٹری تھے۔ جن کے ذمے شعرا سے خط و کتابت کا کام تھا۔ پاک و ہند کے ممتاز شعرا کو اس مجموعے میں شرکت کے لیے روشنؔ نگینوی نے دعوت

نامے بھیجے تھے۔اسی سلسلے میں ایک دعوت نامہ پنڈت برجموہن دتا تریہ کیفی کو بھی بھیجا گیا تھا۔

۲۔ پنڈت برجموہن دتا تریہ کیفی: بھارت کے معروف محقق، نقاد، ڈراما نگار، شاعر۔تصانیف: منشورات، کیفیہ (تحقیق وتنقید)، راج دلاری، پریم ترنگی، پھول کماری (ڈرامے)۔

۳۔ غالبؔ کی یاد میں منظوم گلدستہ ''گنجینۂ معنی'' میں شرکت کے لیے ان کو دعوت نامہ بھیجا گیا تھا۔جس کے جواب میں جگن ناتھ آزاد نے حسبِ فرمائش منظوم کلام بھیجا تھا۔

۴۔ جگن ناتھ آزاد: (پ:۵/ دسمبر ۱۹۱۸ء،م:۲۴/ جولائی ۲۰۰۴ء) جائے پیدائش:عیسیٰ خیل (میانوالی)، بھارت کے نامور محقق، نقاد، افسانہ نگار، شاعر، تلمیذ: تاجور نجیب آبادی (اصل نام:احسان اللہ خاں)، تصانیف: بیکراں، ستاروں سے ذرّوں تک، جنوبی ہند میں دو ہفتے، جاوداں، اقبال، نشانِ منزل، خاوراں۔

۵۔ غالب کی یاد میں منظوم گلدستہ ''گنجینۂ معنی'' کا دوسرا حصہ مراد ہے۔

۶۔ سید رضا علی وحشت کلکتوی: (پ: ۱۸/نومبر ۱۸۸۱ء کلکتہ،م: ۲۰/ جولائی ۱۹۵۶ء ڈھاکا) مشرقی پاکستان کے معروف شاعر، ۱۹۵۰ء میں ڈھاکا چلے گئے۔مجموعۂ کلام: ترانہ وحشت۔تلمیذ: شمس فرید پوری، وحشت کلکتوی کا شمار نواب مصطفیٰ خان شیفتہؔ کے خاص احباب میں ہوتا تھا۔جب شیفتہؔ نے اپنے تذکرے ''گلشنِ بے خار'' میں اپنے خاص احباب غالبؔ، مومنؔ، آزردہ اور وحشتؔ کے بارے میں جانب داری کا اظہار کیا تو معاصرین نے شیفتہ پر اعتراضات کی بوچھاڑ کردی۔

۷۔ سید امام حسن نے عمدہ خوش خط میں اپنے دونوں مکتوب تحریر کیے۔ ہیں۔سیاہ روشنائی اور کٹ نب استعمال کیا ہے۔

۸۔ ندیمؔ، گیاؔ، ادیب، دہلی: ادبی رسالوں کے نام ہیں۔

۹۔ سید حسن امام معروف شاعر، کراچی سے تعلق تھا۔

۱۰۔ علامہ سیماب المعروف سیماب اکبرآبادی، اصل نام: شیخ عاشق حسین صدیقی (پ:۱۸۸۰ء آگرہ (اکبرآباد)،م: ۱۹۵۱ء ۳۱ جنوری ۱۹۵۱ء کراچی) ممتاز شاعر، ادیب مترجم، صحافی، تلمیذ: داغؔ، کتب: کلیم عجم (مجموعہ کلام)، کار امروز، نشید نو، بادہ دوشیں، اور قرآن حکیم کا نامکمل منظوم اردو ترجمہ۔

۱۱۔ جیسا کہ خط سے ظاہر ہے کہ ماہ نامہ ''پرچم'' ادبی رسالہ ہے۔مدیر: مظہر حسین صدیقی۔

۱۲۔ مولانا ظفر علی خان: (پ:۸/ جنوری ۱۸۷۰ء، کوٹ میرتھ سیالکوٹ،م:۲۷/نومبر ۱۹۵۶ء کرم آباد (وزیرآباد)، شعلہ نوا مقرر، بدیہہ گو شاعر، سیاسی راہ نما، قومی مبلغ، نام ور صحافی، مدیر ہفت روزہ/ روزنامہ ''زمین دار'' صحافتی زندگی کا آغاز مولوی سراج الدین کے اخبار ''زمین دار''، سے ہوئی۔دکن میں ملازمت کے دوران رسالہ ''دکن ریویو'' (۱۹۰۴ء)، اور ''ستارہ صبح'' (۱۹۱۷ء) جاری کیے۔والد کی وفات کے بعد اخبار ''زمین دار'' کی ادارت سنبھالی۔زمین دار ایک طویل العمر اخبار تھا لیکن ظفر علی کے بعد اسے اچھے وارث نہ ملے۔

۱۳۔ غلام حیدر خان، چودھری (پ:۱۹۰۶ء کرم آباد (وزیرآباد، ضلع گوجرانوالہ،م:۹ دسمبر ۱۹۷۰ء لاہور) برادرِ خورد (بھائی) مولانا ظفر علی خان۔ممتاز صحافی، ادیب، تصانیف: کامیاب زندگی، جنگِ آزادی۔

۱۴ سیدہ اختر حیدر آبادی، بنگلور بھارت سے تعلق تھا۔ ممتاز شاعرہ۔

۱۵ یہ خط روشن نگینوی نے سیدہ اختر کو ۱۲/ جون ۱۹۵۲ء کو لکھا تھا جو سیدہ اختر کے ۶/ جون ۱۹۵۲ء کے خط کا جواب ہے۔ اس خط میں چوں کہ قلم زدہ جملے زیادہ تھے اور کانٹ چھانٹ بھی ہے اس لیے اس کی ایک اصل دوبار لکھ کر ارسال کیا اور یہ خط ریکارڈ میں رہ گیا۔ اس خط کا ذکر سیدہ اختر نے اگلے ۹ جولائی ۱۹۵۲ء میں کیا ہے۔

۱۶ یہ روشن نگینوی کی ایک ناقدانہ صلاحیت تھی کہ جب بھی وہ کسی شاعر یا شخصیت کو منظوم خراجِ عقیدت پیش کرتے تھے، تو صرف تحسینی کلمات اور رسمی باتیں نہ دہراتے تھے، بلکہ اُس شخصیت کے موافق اُس کی خصوصیات منظوم صورت میں بیان کر دیتے تھے۔ روشن نگینوی کی یہی صفت اُن کے قلمی بیاضوں میں موجود دیگر شخصیات پر منظومات سے عیاں ہے۔ اس لیے یہاں بھی غالب کی شاعری کی خصوصیات کا ذکر کیا ہے۔ مثلاً: روشن نگینوی غالب کو منظوم خراجِ عقیدت یوں پیش کرتے ہیں۔ صرف دو بند ملاحظہ کیجیے:

غالبؔ (نذرِ غالب)

ایک شاعر، ایک مفکّر، ایک ادیب — گلشنِ شعر و سخن، کا عندلیب
نازشِ دوراں خطیبوں کا خطیب — زندگی کی زندہ قدروں کا نقیب
دانش و حکمت کا تھا وہ شاہکار
رشکِ شرق وغرب، فخرِ روزگار

نکتہ سنج و نکتہ پرور، نکتہ داں — اہلِ دل، اہلِ نظر، اہلِ زباں
جا ں بلب انسانیت کا ترجماں — نغمہ زن، نغمہ طراز، و نغمہ خواں
لفظ میں گنجینۂ معنی لیے
شعر میں اک کیف کی دنیا لیے

(بحوالہ: روشن نگینوی، غیر مطبوعہ مجموعہ ''آئینۂ گفتار''، ص۔۳)

۱۷ جامِ نو: معروف ادبی ماہ نامہ، کراچی سے نکلتا تھا۔ قائم شدہ: اپریل ۱۹۵۱ء، بانی مدیر: مظہر خیری، اس مجلّے نے کئی ایک اچھے نمبر شائع کیے جیسے: افسانہ نمبر، مظہر خیری نمبر، احسان دانش نمبر۔

۱۸ مظہر خیری: اصل نام: مظہر فاروقی قلمی نام: مظہر الحق خیری (پ: ۲۰/ نومبر ۱۹۲۵ء، م: ۱۹۷۳ء، کراچی) معروف شاعر، صحافی، بانی مدیر: جامِ نو، کراچی۔

۱۹ نازش حیدر دہلوی: اصل نام: محمد خورشید الحسن، (پ: یکم جنوری ۱۹۱۴ء دہلی، م: ۱۷ فروری ۱۹۸۷ء، کراچی) فارسی و اُردو کے ممتاز شاعر، صحافی، مترجم، ماہر عروض، نائب مدیر ''جنگ'' کراچی، برادر معروف شاعر: انور دہلوی، تلمیذ: حیدر دہلوی، کتب: صدیوں کا سفر (مجموعۂ کلام) تعلیم شاعری، راہنمائے شاعری، شیطان کانفرنس، سونے کا ہار۔

۲۰ روشن نگینوی کی یہ نظم ''مایوس نہیں ہم'' راقم کو بہ تلاش بسیار ان کے قلمی نسخوں اور فائلوں میں نہیں ملی، ورنہ خواہش تھی کہ اس نظم کے چند بند یا اشعار یہاں نقل کر دیتا۔

۲۱ یوسف ظفر: اصل نام: محمد یوسف (پ: یکم دسمبر۱۹۱۴ءمری،م: ۷ مارچ ۱۹۷۲ء راول پنڈی) جدید لہجے کے ممتاز شاعر، براڈ کاسٹر، ریجنل ڈائریکٹر ریڈیو پاکستان۔شعری کتب: نوائے ساز، عشق پیچاں، حریم وطن، صدا بصحرا، زہر خند، زندان۔نثری تصنیف: یہودیت۔اعزاز: تمغۂ قائداعظم (۱۹۶۶ء)، یوسف ظفر نے روشن نگینوی کے غیر مطبوعہ شعری مجموعہ ''رگِ سنگ'' کا فلیپ بھی لکھا ہے۔جوراقم کے پاس محفوظ ہے۔یوسف ظفر کا شمار حلقہ ارباب ذوق شاخ راول پنڈی کے فعال اراکین میں ہوتا تھا۔روشن نگینوی کو بھی راول پنڈی میں حلقہ ارباب ذوق میں شرکت کے مواقع برابر میسر رہوتے تھے۔قیاس ہے کہ حلقے کے توسط سے دونوں میں دوستانہ مراسم پیدا ہوئے ہوں گے۔

۲۲ بیسویں صدی: معروف ادبی رسالہ جولاہور سے سنہ۴۴ء۱۹۴۵ء کے لگ بھگ نکلتا تھا۔روشن نگینوی اپنا زیادہ تر کلام اسی رسالے کو بھیجتے تھے۔اسی رسالے میں ان کا زیادہ تر کلام شائع ہوا ہے۔جو غزلیں اور نظمیں اس رسالے میں شائع ہوئی ہیں، روشن نگینوی نے اپنی قلمی بیاضوں میں اس کا ذکر کیا ہے۔

۲۳ یہ پس نوشت: سرخ روشنائی کے قلم سے تحریر شدہ ہے۔باقی خط سرکاری ادارے کی طرف سے ٹائپ رائٹر پر ٹائپ ہوا ہے۔اس پر وصول کنندہ کے دستخط ۲۲/ اپریل کے ہیں۔لیکن دستخط سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ خط کس نے وصول کیا ہے۔قیاس کہ دفتر کے کسی کلرک کے دستخط ہیں کیوں کہ خط دفتر کے پتے پر ہے۔کیوں کہ کچی پنسل پر خط کے ایک جانب یہ جملہ مرقوم ہے: سید سلطان احمد صاحب روشن نگینوی ائیر ہیڈ کوارٹرز مار پوری کراچی۔ان دنوں روشن نگینوی بسلسلہ ملازمت کراچی میں مقیم تھے۔

۲۴ یہ خط یوسف ظفر کے دونوں خطوں کے جواب میں لکھا ہے۔جس کی نقل روشن نگینوی کے پاس ریکارڈ میں پڑی تھی۔

۲۵ ڈاکٹر جمیل جالبی جامعہ کراچی کے وائس چانسلر بنے تو روشن نگینوی نے انھیں مبارک باد کا خط لکھا۔

۲۶ ڈاکٹر جمیل جالبی: اصل نام: محمد جمیل خان، (پ: ۱۲/ جون ۱۹۲۹ء علی گڑھ،) معروف محقق، نقاد، اور مترجم۔ اعزازت: داؤد ادبی انعام، ستارۂ امتیاز، ہلال امتیاز (حکومتِ پاکستان)۔بیسیوں تصانیف ہیں۔چند ایک یہ ہیں: تنقید اور تجزیہ، نئی تنقید، ادب کلچر اور مسائل، معاصر ادب، قومی زبان، یکجہتی، نفاذ اور مسائل، مثنوی: کدم راؤ پدم راؤ، دیوان حسن شوقی، دیوان نصرتی، فرہنگِ اصطلاحاتِ جامعہ عثمانیہ، قومی انگریزی فرہنگ، تاریخ ادب اردو (تین جلدیں)، ایلیٹ کے مضامین، ارسطو سے ایلیٹ تک، برصغیر میں اسلامی جدیدیت،، ن۔م راشد ایک مطالعہ، کلیاتِ میراجی، قومی کلچر کی تشکیل کا مسئلہ۔

۲۷ پروفیسر بزم انصاری: اصل نام عبدالصمد (پ: یکم اپریل ۱۹۱۲ء، انبالہ، م: ۲۲/ مارچ ۱۹۸۹ء، کراچی) ممتاز شاعر، ادیب، محقق، ماہر علوم اسلامیہ، صحافی، دانشور، انسائیکلوپیڈیا آف اسلام (لائڈن) کے لیے بہت سے مقالے لکھے۔روزنامہ ہمدرد روز مین دار سے وابستہ رہے۔کتب: امیر العروض، آبجو۔

۲۸ خاور قریشی: روشن نگینوی کے دوستوں میں سے تھے۔بسلسلہ ملازمت پشاور میں مقیم تھے (بحوالہ: طاہر فاروقی، ''پاکستان میں اُردو'' ۱۹۴۷ء تا ۱۹۶۴ء، ص۔۱۳۶)۔انھوں نے روشن نگینوی کے شعری مجموعہ ''رگِ سنگ'' کا فلیپ بھی لکھا ہے۔

۲۹۔ سبطین صادق نقوی: (م: ۷/فروری ۱۹۸۹ء، ملتان) پروفیسر، مولانا، عالم دین، ماہر تعلیم۔
۳۰۔ روشن نگینوی ریڈیو پاکستان پشاور سے وابستہ تھے۔ ریڈیو کے لیے غنایئے، ڈرامے، فیچر، کتابوں کے لیے تبصرے وغیرہ لکھا کرتے تھے۔ بزم انصاری نے اس خیال سے انھیں اپنی کتاب ''آبجو'' ارسال کی کہ وہ اس پر تبصرہ لکھیں اور ریڈیو سے نشر کریں۔ روشن نگینوی کا ایسا ہی ایک تبصرہ جو انھوں نے ریڈیو کے لیے لکھا، راقم کو موصوف کی فائلوں سے ملا۔ اُس کا تعارف ملاحظہ کیجیے:

اُردو کی نئی مطبوعات پر تبصرہ

مبصر: روشن نگینوی دوران: ۱۰ منٹ تاریخِ نشر: ۳۰ مئی ۱۹۷۸ء

اس پروگرام میں جن نئی مطبوعات پر تبصرہ پیش کیا جار ہا ہے۔ ان میں ایک شعری مجموعہ ''تیشۂ کرب'' ہے اور دوسرا ''تعلیماتِ خوشحال'' پر ایک مقالہ۔ تیشۂ کرب کے شاعر مرتضٰی برلاس ہیں اور تعلیماتِ خوشحال کے مصنف جناب میر عبدالصمد خان۔.........

فہرستِ اسنادِ محولہ:

۱۔ احمد، فرید، سلمان، سرور (مرتب: ۱۹۷۹ء)، ''پاکستانی اہلِ قلم کی ڈائریکٹری''، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد۔
۲۔ سدید، انور، (۱۹۹۸ء)، ''اردو ادب کی مختصر تاریخ''، عزیز بک ڈپو، لاہور۔
۳۔ سیلچ، محمد منیر احمد، (مرتب: ۲۰۰۶ء)، ''وفیاتِ ناموارانِ پاکستان''، اردو سائنس بورڈ، لاہور۔
۴۔ سلیم اختر، (۲۰۰۷ء)، ''اردو ادب کی مختصر ترین تاریخ''، سنگ میل پبلشرز، لاہور۔
۵۔ علی یاسر، (مرتب: ۲۰۱۰ء)، ''اہلِ قلم کی ڈائریکٹری''، اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور۔
۶۔ قادری، حامد حسن، (۱۹۸۸ء)، ''داستان تاریخ اردو''، اردو اکیڈمی سندھ، کراچی۔
۷۔ ناشاد، ارشد محمود (مرتب: ۲۰۰۹ء)، ''مکاتیب رشید حسن خاں بنام رفیع الدین ہاشمی''، ادبیات، لاہور۔
۸۔ ہاشمی، رفیع الدین، (مرتب: ۲۰۰۸ء)، ''مکاتیب مشفق خواجہ بنام ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی''، ادارہ مطبوعات سلیمانی، لاہور۔

اخبارات:

۱۔ امتیاز، محمد، (۲۷ر فروری ۲۰۰۷ء)، ''روشن نگینوی۔ ایک عہد ساز شاعر'' مشمولہ: ''مشرق''، روز نامہ، پشاور۔
۲۔ ہمدانی، رضا، (۱۸ستمبر ۱۹۸۹ء)، ''ماضی کے دریچے''، مشمولہ: ''مشرق''، روز نامہ، پشاور۔
۳۔ روشن نگینوی کی غیر مطبوعہ تخلیقات۔ مملوکہ محمد امتیاز۔
۴۔ ''آئینہ گفتار''، ''رگِ سنگ''، ''چراغ مراد''، ''نگینے''، ''نکہتیں''، ''شعلہ زار''، ''غیب وحضور''،